مطبوعات

الفلاح | مرتبہ جناب مولوی منیر احمد صاحب دیوبندی، ضخامت ۳۲ صفحات، چندہ سالانہ ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ منیجر رسالہ الفلاح، پلٹن بازار، پرتاب گڑھ (اودھ)

یہ ایک مذہبی ماہنامہ ہے جو دو ڈھائی سال سے قوم و ملت کی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ فاضل مدیر لائق مبارک باد ہیں کہ پرتاب گڑھ جیسے دور افتادہ اور علمی لحاظ سے پس ماندہ مقام میں اسلامی تعلیمات کی اشاعت کا فریضہ انھوں نے اپنے سر لیا ہے۔ رسالہ میں مفید علمی اور مذہبی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ معیار کے لحاظ سے قیمت بہت کم ہے، علم دوست حضرات کو رسالہ کی سرپرستی کرنی چاہیے۔

انیس نسواں | مرتبہ شیخ محمد اکرام صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔ ضخامت ۷۲ صفحات شرح چندہ سالانہ پانچ روپیہ (سستا ایڈیشن تین ۳ روپیہ) ملنے کا پتہ، انیس نسواں، دھلی۔

عورتوں کی صحیح تعلیم و تربیت کے معاملہ سے عملی ہمدردی رکھنے والوں میں صاحب موصوف کا نام ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ آج سے تیس سال قبل رسالہ عصمت کے ذریعہ آپ نے جس خدمت ملی کا آغاز کیا تھا، اب ایک مدت کی خاموشی کے بعد وہی جذبۂ خدمت "انیس نسواں" کی شکل میں ظاہر ہوا ہے، جو معنوی اور صوری دونوں لحاظ سے دیدہ زیب ہے۔ رسالہ میں تعلیم یافتہ خواتین کے لیے مذہبی اور معاشرتی مقالات موجود ہیں۔ قرآن کی عام تعلیمات کی اشاعت کے سلسلہ میں اس کے مطالب کی بامحاورہ اور سلیس تشریح مسلسل شائع ہو رہی ہے۔ رسالہ کا نصب العین اسی کے لفظوں میں "مسلم خواتین کو مذہب اور اسلامی تہذیب کی طرف متوجہ کرنا، مغرب کی مہلک اور حیا سوز تہذیب سے بچانا اور ان کے اندر سے رسوم قبیحہ کا استیصال کرنا ہے"۔

"ہمارے سات حقوق" کے عنوان سے ایک تعلیم یافتہ خاتون کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں مسلم

عورتوں کو ان کے حقوق سے محروم کر دینے پر شائستہ احتجاج کیا گیا ہے اور اس جرم کو "مولوی صاحبان" کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ مثلاً یہ کہ انھوں نے مسلمانوں کو انگریزی پڑھنے سے روکا، حالانکہ انگریزی زبان سے کسی غریب مولوی کو کبھی چڑ نہ تھی بلکہ اس نصاب تعلیم سے تھی جو انگریزی مدارس میں پڑھایا جا رہا تھا۔ اور جس کے ملعون اثرات اب خود زمانہ کی نگاہوں کے سامنے آچکے ہیں۔ البتہ ان کا اصلی قصور جس پر گرفت کی جا سکتی ہے، یہ ہے کہ انھوں نے اس کے مقابلہ میں وقت کے رجحانات کا لحاظ کرتے ہوئے کوئی صحیح نصاب تعلیم پیش نہ کیا۔ اسی طرح ان پر ایک الزام یہ بھی رکھا گیا ہے کہ انھوں نے مسلمان عورتوں کو خلع کے حق سے محروم کر دیا، اور اب اسمبلی میں پیش کردہ خلع بل کی حمایت میں کوئی آواز بھی نہیں اٹھاتے۔ ہمیں نہیں معلوم حق خلع کو نظری حیثیت سے کس نے اور کب ناجائز ٹھیرایا۔ ہاں عملی حیثیت سے یہ حق البتہ معطل ہو کر رہ گیا ہے، سو یہ ایک اجتماعی معصیت ہے جس میں پوری قوم برابر کی شریک ہے اور اس کا علاج سرکار کی بنائی ہوئی اسمبلی میں بل پیش کرنے سے نہیں ہو سکتا بلکہ اس اسمبلی کے قیام میں ہو سکتا ہے جس میں شارع کی حیثیت خدا اور رسول کے سوا کسی اور کو حاصل نہ ہو۔ جب تک ہماری سوسائٹی کی تشکیل خالص اسلامی بنیادوں پر نہیں ہوتی اور اس کے ہاتھ میں سیاسی اختیارات نہیں آتے اس قسم کی حق تلفیوں کا ماتم ختم نہیں ہو سکتا۔

ہمیں یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ اپنے حقوق کے اظہار میں موصوفہ کا قلم موجودہ تہذیب کے اثرات سے آزاد نہیں رہ سکا ہے اور بعض جگہ انھوں نے اسلامی نصوص کی غلط تاویلیں کی ہیں۔ قرآن کے الفاظ ہماری آپ کی خواہشات کے تابع نہیں ہو سکتے۔ قرآن سے تعدد ازدواج کی اجازت کا انکار کسی طرح بھی نہیں کیا جا سکتا۔ سورۂ نساء میں چار نکاح تک کی اجازت دینے کے بعد جو یہ تاکید کی گئی ہے کہ سب کے ساتھ یکساں سلوک کرو، اس کا تعلق صرف ظاہری برتاؤ سے ہے اور جس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ تم عورتوں کے بارے میں عدل نہیں برت سکو گے اس کا تعلق قلبی میلان سے ہے جو انسان کے اختیار کی چیز نہیں بلکہ اس کی فطرت کی افتاد ہی اسی طرح کی ہے کہ ہر ایک کے ساتھ وہ یکساں محبت نہیں کر سکتا۔ اس آیت میں لَنْ تَعْدِلُوْا کے الفاظ سے محض اسی